2016

URDU LETTER WRITING, PRECIS WRITING, COMPOSITION AND TRANSLATION

Time- 3 Hours

Full Marks – 200

If the questions attempted are in excess of the prescribed number , only the questions attempted first up to the prescribed number shall be valued and the remaining ones ignored.

1. Write a letter from the following topics to the editor of an Urdu news paper in 150 words. Write X, Y, Z instead of your name. 40

(الف) ہندوستان کے مختلف حصوں میں قحط سالی اور حکومت کے اقدامات -

(ج) طلبا میں پائی جانے والی بے چینی اور سماج پر اس کے اثرات -

(د) ہندوستان کی ترقی میں کرپشن مانع ہے -

2. Draft a report on the following topic in 200 words. 40

غیر قانونی تعمیرات شہری ترقی میں حائل -

3. Write a précis of the following passage in Urdu. 40

(Use special sheet provided for this purpose)

درج ذیل اقتباس کی تلخیص پیش کیجیے (تلخیص کے لیے مہیا شدہ کاغذ کا استعمال کیجیے)

"مغرب کے اثر سے اردو میں کئی خوشگوار اضافے ہوئے - ان میں سب سے اہم فنِ تنقید ہے - اس کا یہ مطلب نہیں کہ مغرب کے اثر سے پہلے اردو ادب میں کوئی تنقیدی شعور نہیں رکھتا تھا یا شعر و ادب کے متعلق گفتگو شاعروں پر تبصرہ اور زبان و بیان کے محاسن پر بحث نہیں ہوتی تھی - بڑے تخلیقی کارنامے بغیر ایک اچھے تنقیدی شعور کے وجود میں نہیں آ سکتے - تخلیقی جوہر بغیر تنقیدی شعور کے گمراہ ہو جاتا ہے اور تنقیدی شعور بغیر تخلیقی استعداد کے بے جان رہتا ہے - اردو میں وجہی سے لے کر حسرت موہانی تک ہر اچھے شاعر کا ایک واضح اور کارآزمودہ تنقیدی شعور بھی ہے - پھر بیاضوں، تذکروں، تقریظوں، دیباچوں اور مکاتیب کا سرمایہ شروع سے موجود ہے - مشاعروں اور ادبی صحبتوں میں شعر و شاعری اور فکر و فن پر تبصرے برابر ہوتے رہتے ہیں - میر، جرأت کی چوما چاٹی سے بیزار تھے - خان آرزو سودا کے شعر کو "حدیثِ قدسی" کہتے تھے - آتش دبیر کے مرثیوں کو لندھور بن سعد کی داستان بتاتے تھے - شیفتہ نظیر کے کلام کو سوقیانہ ٹھہراتے تھے اور اسلوب میں متانت کے اس قدر قائل تھے کہ کیسے ہی معنی ہوں، متانت کے بغیر نامقبول سمجھتے تھے - غالب کے نزدیک شاعری معنی آفرینی تھی، قافیہ پیمائی نہیں - وہ شوخی "چیزے دگر" کے قائل تھے اور آتش کے یہاں ناسخ سے تیز نشتر پاتے تھے - یہ تنقیدی شعور بعض اچھی روایات کا حامل تھا - اس

P.T.O.

میں فن کی نزاکتوں کا احساس تھا اور اس کی خاطر ریاضت کرنے کا التزام۔ یہ قدرے محدود اور روایتی تھا اور ضبط و نظم کا ضرورت سے زیادہ قائل۔ یہ ہر نشیب و فراز کو ہموار کرنا چاہتا تھا۔ اور ذہن کو ایک ہی سانچے میں ڈھالنا جانتا تھا۔ یہ بات اشاروں میں کرتا تھا، وضاحت، صراحت، تفصیل کا قائل نہ تھا۔ اس میں مدح ہوتی تھی یا قدح اس کا معیار ادبی کم تھا، فنی زیادہ اس میں کلام نہیں کہ تنقید صحیح معنی میں حالی سے شروع ہوئی۔ حالی سے پہلے شاعر استادوں کو مانتے تھے۔ نقادوں کو نہیں۔ ان سے پہلے کسی میں اعلیٰ درجے کی تنقیدی صلاحیت اگر ملتی ہے تو وہ شیفتہ ہیں جن کی پسند کے بغیر غالب بھی غزل کو غزل نہیں سمجھتے تھے، مگر وہ بھی مانوس اور مقرر کردہ حسن کے قائل ہیں حسن کو خود دریافت نہیں کر سکے۔ حالی نے شاعری، ادب، زندگی، اخلاق، سماج، غزل اور نظم کے متعلق اصولی سوال کیے۔ انہوں نے شاعری کا ایک معیار متعین کرنا چاہا اور اس معیار سے ہمارے ادبی سرمائے کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔ اس معیار میں وہ مغرب سے بھی متاثر ہوئے۔ اگرچہ ان کا معیار خالص مغربی نہ تھا۔ اس میں انہوں نے فن کا بھی لحاظ رکھا، مگر فطرت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ انہوں نے بعض روایات پر نکتہ چینی کی مگر مجموعی طور پر ادب کی روایات کو نظر انداز نہیں کیا۔ حالی کا یہ طریقہ مفید ثابت ہوا۔ اور تنقید اور اس کے اصول پر گفتگو شروع ہو گئی۔ چنانچہ اردو میں اس قسم کے مضامین رسالے اور کتابیں بکثرت ہیں جن میں تنقید کے اصولوں سے بحث کی گئی ہے، یا بعض ادیبوں یا ادبی تحریکوں پر تنقید ہے یا کسی ادبی اصول کی تشریح و تفسیر ہے، مغرب میں تنقید نے کئی کروٹیں بدلی ہیں اور ان کا اثر بھی ہمارے یہاں محسوس ہو رہا ہے۔ پھر بھی یہ ایک حقیقت ہے کہ تنقید کے مفہوم، منصب، اس کی ضرورت اس کی بنیادی شرائط اس کے میدان اور خصوصیات کے متعلق آج بھی بہت سی غلط فہمیاں عام ہیں۔ اس لیے یہ واضح کرنے کی اب بھی بڑی ضرورت ہے کہ تنقید کیا ہے اور ادب اور زندگی میں اس کی کیا اہمیت ہے؟

4. Read the following text carefully and write the answers of the questions.

درج ذیل متن کو غور سے پڑھیے اور نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ (6+14+10+10=40)

"سب سے پہلے جس نے موجودہ غزل کی خرابیوں کی طرف لوگوں کی توجہ کو پھیرا وہ مولانا حالی ہیں۔ اور خود ان کی زبردست مثال نے قدیم طرز غزل کے مشاقوں کو نئی روشنی کی جھلک دکھا کر اپنا گرویدہ کر دیا۔ مولانا نے مسدس اور قومی نظمیں ایسی دلپذیر لکھیں کہ ان کی حلاوت نے غزل کی چاشنی کو پھیکا کر دیا۔ لیکن مولانا کے متبعین اتباع کا حق ادا نہ کر سکے۔ ایک ایسی نظم نگاری کی بنیاد پڑ گئی جس نے شاعری کی رہی سہی آبرو کو خاک میں ملا دیا۔ نہ

Contd..P/.

انہیں وہ طریقہ نظم لکھنے کا آیا نہ غزل ہی کی راہ پر قائم رہ سکے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے

اب عام طور پر لوگوں کی توجہ ایک قسم کی ہرزہ سرائی* کی جانب مائل ہو رہی ہے جسے "نیچرل شاعری" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ غزل میں اگر فطری جذبات ادا کیے جائیں تو نیچرل کیوں نہ کہلائے۔ کیا نیچرل شاعری کے یہی معنی ہیں کہ درخت اور پہاڑوں کی مصنوعی اور مقلدانہ تعریف کی جائے؟ شاعری نیچرل وہی ہے جس کی بنیاد حقیقت پر ہو۔ سعدیؔ و حافظؔ، نظیریؔ و عرفیؔ، میرؔ و غالبؔ کے کلام میں سینکڑوں اشعار ایسے ملیں گے جو بالکل نیچر کی تصویر ہیں۔ اور زبان زدِ خلائق ہیں۔ برخلاف اس کے وہ نظمیں جن سے آئے دن رسالوں اور اخبارات کے صفحے سیاہ کیے جاتے ہیں۔ نہ تو عام طور پر نیچرل ہوتی ہے اور نہ بسبب اپنی طوالت کے لوگوں کو یاد رہ سکتی ہیں۔ البتہ حضرت اقبالؔ کا کلام مستثنیٰ ہے۔ ان کے پہلو میں شاعرانہ دل ہے اور ان کی زبان سے جو لفظ نکلتا ہے اثر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

میرے خیال میں غزل ایک زینہ ہے جس کے طے کیے بغیر اور کسی قسم کی نظم میں دستگاہ پیدا کرنا دشوار ہے۔ بلکہ محال۔ برسوں کی غزل گوئی کے بعد مولانا حالیؔ اپنا مشہور مسدس لکھ سکے۔ حضرت اقبالؔ بھی متعدد غزلیں لکھ چکے ہیں اور لسان العصر حضرت اکبرؔ نے بھی قدیم رنگ میں بہت سی غزلیں کہی ہیں۔

اس حقیر کی رائے یہ ہے کہ غزل کی طرف سے اہلِ سخن غافل نہ ہوں۔ البتہ اس صنف میں بہت اصلاح و ترمیم کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے جدتِ مضامین اور شستگیٔ الفاظ کا خیال رکھیں اور پیش پا افتادہ خیالات کے نظم کرنے سے پرہیز کریں۔ مقلدانہ طور پر تشبیہات سے محترز رہنا ضروری ہے۔ دلی جذبات اور حقائق کا اظہار کرنا چاہیے۔ عاشقانہ مضامین کو غزل کا ایک جزو سمجھیں مگر جزوِ اعظم تصور نہ کریں۔ تہذیب سوز اشارات و کنایات سے بالکل کلام کو پاک رکھیں۔ اگر یہ باتیں ملحوظ رکھی گئیں تو غزل میں وہ کیفیت پیدا ہو جائے گی کہ پھر "نیچرل نظموں" کو لوگ بھول جائیں گے۔

غزل میں اختصار کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ تیرہ چودہ شعر کافی ہوتے ہیں۔ سترہ سے تو ہرگز متجاوز نہ ہونا چاہیے۔ ایک غزل میں چار پانچ اچھے شعر نکلتے ہیں باقی زیادہ تر حشو و زوائد سے پُر ہوتے ہیں۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ طولانی غزل سے صفحے پر کیے جائیں۔ جن کے پڑھنے کو لوگ دردِ سر سمجھیں۔ اساتذہ عجم نے اپنی غزلیں عموماً مختصر لکھی ہیں۔ ہند میں میرؔ، سوداؔ، دردؔ، مومنؔ، غالبؔ اور حالیؔ نے اسی طرز پر عمل کیا ہے۔"

۱۔ یہاں "نیچرل شاعری" سے مراد کیا ہے؟

۲۔ غزل میں اختصار کیوں ضروری ہے؟

۳۔ درج بالا شعر کی تشریح کیجیے۔

۴۔ زیرِ غور متن سے متعلق اپنی رائے قائم کیجیے۔

P.T.O.

40

5. Translate into Urdu .

The wheels of fate will some day compel the English to give up their Indian Empire. But what kind of India will they leave behind, what stark misery ? When the stream of their two centuries' administration runs dry at last, what a waste of mud and filth they will leave behind them ! I had at one time believed that the springs of civilization would issue out of the heart of Europe. But today when I am about to quit the world that faith has gone bankrupt altogether. Today I live in the hope that the Saviour is coming - that he will be born in ou midst in this poverty-shamed hovel which is India. I shall wait to hear th divine message of civilization which he will bring with him, the supreme wor of promise that he will speak unto man from this very eastern horizon to giv faith and strength to all who hear. As I look around I see tha crumbling ruins c a proud civilization strewn like a vast heap of futility. And yet I shall not comm the grievous sin of losing faith in Man.